اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ، ملت و ملک کا ترجمان

ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل

اُردو، عربی، سندھی، انگریزی

رجب تا ذی الحج ۱۴۲۹ھ مطابق اگست ۲۰۰۸ء تا دسمبر ۲۰۰۸ء

شمارہ نمبر: ۸	جلد نمبر: ۴

رجسٹریشن نمبر ۱۳۵۔ ۲۰۰۵ء- ISSN1994-2397

سرپرست: مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ العالیٰ

چیف ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

ایڈیٹر: مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب (آسٹریلیا)

مجلس مشاورت

☆ پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی صاحب، کے۔ زیڈ۔ یو، ساؤتھ افریقہ

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب، سابق چانسلر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان

☆ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی صاحب، سابق خطیب فیصل مسجد، ڈائریکٹر جنرل دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

☆ ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب، چانسلر جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، سندھ

☆مفتی شمس العارفین صاحب امام وخطیب ۔ امریکہ

☆ڈاکٹر مفتی عبیداللہ صاحب، جامعہ دارالعلوم زاھدان ۔ ایران

☆پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز صاحب، ڈین آرٹس فیکلٹی پشاور یونیورسٹی

☆پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی صاحب، سابق ڈین آرٹس فیکلٹی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

☆بریگیڈیئر ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب، سابق ڈائریکٹر ریلیجز افیئرز ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی، سندھ

☆مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی صاحب، مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر سندھ

☆پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب، سابق چیئرمین اسلامک کلچر سندھ یونیورسٹی جامشورو، سندھ

☆پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب، چیئرمین اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پنجاب

☆پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی صاحب، چیئرمین سیرت چیئر جامعہ کراچی، سندھ

☆پروفیسر ڈاکٹر احمد جان صاحب، چیئرمین شعبہ اصول الدین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

☆پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب، سابق ناظم تعلیمات ادارہ نصابیات بلوچستان

مشیر قانونی امور: سمیع الدین ایڈوکیٹ ہائی کورٹ

مجلس ادارت، اردو

پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین صاحب	پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم صاحبہ
پروفیسر عبدالحفیظ صاحب	پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ
پروفیسر سید شعیب اختر صاحب	پروفیسر ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ
پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا صاحب	پروفیسر ثریا قمر صاحبہ
ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ صاحبہ	پروفیسر جمیلہ خانم صاحبہ

مجلس ادارت، عربی

پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب — پروفیسر ڈاکٹر مولانا اکرام الحق الازہری صاحب
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب — پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب
پروفیسر مفتی محمد عمار خان صاحب — پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود صاحب
مفتی عظمت اللہ بنوی صاحب — مولانا سعید احمد صدیقی صاحب

مجلس ادارت، سندھی

پروفیسر ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو صاحب — پروفیسر ڈاکٹر محمد مخدوم روشن صدیقی صاحب
پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس آزاد صاحب — پروفیسر عبدالقادر چاچڑ المعروف جمال ناصر صاحب
پروفیسر صبغت اللہ صاحب — پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق بھیو صاحب
پروفیسر شمس الدین صاحب — پروفیسر زرینہ قاضی

مجلس ادارت، انگریزی

پروفیسر سرور حسین خان صاحب — پروفیسر اے کے شمس صاحب
محمد اقبال صاحب — پروفیسر ڈاکٹر قاضی رشید احمد صاحب
پروفیسر محمد بلال صاحب — پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب
فیاض احمد صاحب — غلام عباس جھیال صاحب
پروفیسر ڈاکٹر نعیم قریشی صاحب

بیرون ممالک نمائندگان

۱۔ برونائی دارالسلام: ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی صاحب
۲۔ بنگلہ دیش: مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب — ۳۔ ساؤتھ افریقہ: ڈاکٹر سید سلمان ندوی صاحب
۴۔ سعودی عرب: پروفیسر نادر عالم — ۵۔ کینیڈا: مولانا محمد آصف قاسمی صاحب
۶۔ ناروے: نثار بھگت صاحب — ۷۔ امریکہ: مفتی شمس العارفین صاحب
۸۔ ایران: مولانا محمد قاسم صاحب

ڈیزائننگ و کمپوزنگ	قیمت فی شمارہ،	رجسٹرڈ ڈاک خرچ	بیرون ممالک
	200/روپے	پاکستان میں 25/روپے	5یورو

نوٹ: ادارہ کا مقالہ نگار سے اتفاق ضروری نہیں، مقالہ کے متن و حواشی کی ذمہ داری مقالہ نگار پر ہے۔

کراچی میں مجلہ علوم اسلامیہ و دیگر کتب کے لیے رابطہ کریں

مکتبہ الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
سائٹ کراچی متصل سائٹ تھانہ
فون0300-2152992

ادارۃ اسلامیات
موہن روڈ چوک اردو بازار کراچی
فون:2722401

ادارۃ الانوار
بالمقابل بنوری ٹاؤن مسجد گرومندر کراچی

مرکز القرآن
ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی
فون:2624608
موبائل :03009256753

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامی
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
فون:2629157

ناشر: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

خط و کتابت کے لئے رابطہ

آفس 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی۔
فون 5442489/6659703، موبائل: 0300-2664793
E mail: drsalahuddinsani@yahoo.com

ویب سائٹ:www.auicks.org

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی 162 سیکٹرL/8 اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان
نے خرم پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شایع کیا

فہرست مضامین

ذکر شرف القرآن — امام محمد بن سعید بوصیری — 01
اداریہ — عہد حاضر اور ہم — 19

گوشہ اُردو

۱۔ تدبر قرآن

۱۔ قرآنی تلاوت غور وفکر سے کرنے کا حکم — جعفر شاہ پھلواری — 31
۲۔ قرآن میں غور وفکر کا حکم اور جدید حقائق کا انکشاف — تحقیق گیری ملر، مترجم صفوت علی قدوائی — 51
۳۔ قرآن کی اثر پذیری — مولانا زاھد الراشدی — 85

۲۔ اصول تفسیر اور قرآنی تفسیر کا ارتقاء

۴۔ برصغیر میں تفسیر قرآن کا ارتقاء اور پہلی اردو تفسیر — مولانا اخلاق حسین قاسمی انڈیا — 89
۵۔ اصول تفسیر قرآن — پروفیسر حسین بانو — 95

۳۔ علوم القرآن

۶۔ قرآن مجید کے ناموں کی خصوصیات ومفہوم — پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی — 103
۷۔ توراۃ وانجیل کے نام کی تحقیق — مولانا ڈاکٹر شبیر احمد آسٹریلیا — 117
۸۔ علوم القرآن کی مختصر تاریخ وتدوین — محمد جنید شریف اشرفی — 123
۹۔ نظم وربط قرآن کا ارتقائی جائزہ — پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال قاسمی — 141
۱۰۔ قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب — جلال الدین سیوطی — 163
۱۱۔ طباعت قرآن میں رسم عثمانی کا التزام — حافظ محمد سمیع اللہ فراز — 173

٤۔ قصص القرآن

۱۲۔ قرآنی قصص کے مقاصد — حافظ محمد اسلم — 195

۱۳۔ قوم عاد کے آثار دریافت کر لئے گئے — ثروت جمال اصمعی — 215

۱۴۔ قرآن کریم اور اُبار (یعنی قوم عاد وارم) کے قدیم شہر کی دریافت — محمد راشد اصلاحی انڈیا — 229

٥۔ قرآن اور فصاحت و بلاغت

۱۵۔ قرآن اور فصاحت و بلاغت — پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد — 237

۱۶۔ قرآنی ادب میں مقصدیت کی تعلیم اور مغربی ادب (تقابلی مطالعہ) — پروفیسر ڈاکٹر ایچ رشید احمد قاضی و پروفیسر محمد اقبال — 241

۱۷۔ قرآن اور شعر و شاعری — سید حبیب الحق ندوی ساؤتھ افریقہ — 247

۱۸۔ بیسویں صدی کی اہم لغات القرآن کا تحقیقی مطالعہ — جمشید احمد ندوی — 259

۱۹۔ قرآن کریم میں غیر حجازی زبان کے عربی الفاظ — پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود — 293

٦۔ قرآن اور عملی زندگی

۲۰۔ قرآنی نظام مسؤلیت واحتساب — پروفیسر گل قدیم جان و ڈاکٹر اظہار الحق — 319

۲۱۔ جہاد قرآن اور بائبل کی روشنی میں — محمد یسین عابد — 333

۲۲۔ قرآن سے استفادہ میں کوتاہیاں — حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی — 345

۲۳۔ قرآنی تہذیب وثقافت کو استوار کرنے کے اصول — پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی — 373

۲۴۔ اخلاق حسنہ قرآن کی روشنی میں — پروفیسر ڈاکٹر عبد الغفور — 391

۷۔ قرآن اور سائنس

۲۵۔ جنین (بچوں) کی پیدائش قرآن اور سائنس کی روشنی میں — پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان — 413

۸۔ قرآن اور مستشرقین

۲۶۔ قرآن کے حوالہ سے مستشرقین کا طریقہ واردات — سید اطہر حسین لکھنوی — 421

۲۷۔ الفرقان الحق اکیسویں صدی کا امریکی قرآن — محمد فیروز الدین شاہ کھگہ وحافظ محمد سمیع اللہ فراز — 435

۹۔ قرآن اور کمپیوٹر

۲۸۔ جب قرآن کمپیوٹر میں ڈالا گیا — جان محمد جان — 455

۲۹۔ قرآنی سافٹ ویئرز کا تعارف — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — 460

۱۰۔ قرآن کی انفرادی و اجتماعی خدمات

۳۰۔ علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۸۶۶ء تا ۱۹۸۸ء — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — 483

۳۱۔ برصغیر میں علمائے اہلحدیث کی قرآنی خدمات — پروفیسر عبدالحفیظ — 495

۳۲۔ علمائے اہل تشیع کے تراجم وتفاسیر قرآن — حسین عارف نقوی — 539

۳۳۔ پاکستانی یونیورسٹیز میں محققین کی قرآنی خدمات — پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سجاد — 547

۳۴۔ ترکی جامعات میں قرآنیات پر تحقیقی مقالے (قرآن پر پی ایچ ڈی مقالات) — پروفیسر محمد اجمل اصلاحی انڈیا — 555

۳۵۔ علیگڑھ یونیورسٹی کے محققین کی قرآنی خدمات — پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی — 559

۳۶۔ سعودی عرب کے شاہ فہد کمپلیکس کی قرآنی خدمات — پروفیسر مولانا نادر عالم سعودی عرب — 571

۳۷۔ قرآن کریم کے جاپانی تراجم کا مختصر تعارف — محمد قاسم صفا ساوادا — 589
مترجم ڈاکٹر احمد خان

۳۸۔ بلوچی اور براھوی میں قرآن حکیم کے تراجم وتفاسیر — پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر کوئٹہ — 601

۳۹۔ خواتین کی قرآنی خدمات — ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ — 624

۴۰۔ تفسیر فی ظلال القرآن کا تحقیقی وتقابلی تجزیہ — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — 648

۴۱۔ اکیسویں صدی کے اہم قرآن نمبروں کا تعارف — پروفیسر محمد اقبال جاوید — 653

۱۱۔قرآنی مخطوطات /غیر مطبوعہ مواد

۴۲۔ قرآنی تراجم، تفاسیر و علوم القرآن کے مخطوطات — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — 672

۴۳۔ علوم القرآن پر اہل تشیع کے مخطوطات کا تعارف — پروفیسر سید محمد کمال الدین حسین همدانی انڈیا — 686

۴۴۔ سالانہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — 696

گوشہ تعارف و تبصرہ کتب 701-710

☆تفسیر روح القرآن (جلد اول): مفتی محمد نعیم، ☆قرآن حکیم اردو منظومات کے آئینہ میں: پروفیسر محمد جاوید اقبال، ☆جہان سیرت (کتابی سلسلہ سیرت النبی ﷺ) ستمبر اکتوبر ۲۰۰۷ء: حافظ محمد عارف گھانچی، ☆افکار سعید : ڈاکٹر محمد سعید، بیسویں صدی کے قرآن نمبر: پروفیسر محمد اقبال جاوید، ☆ہندومت اسلام اور پاکستان : ڈاکٹر عمر حیات سیال، ☆امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور مولانا محمد علی جوہر: ڈاکٹر عمر حیات سیال، ☆چین میں اسلام کا مستقبل: ڈاکٹر عمر حیات سیال، ☆جنوری تا مارچ ۲۰۰۸ء: خبر نامہ دیس پردیس البلاغ فاؤنڈیشن کا تبصرہ: ا۔ خلفاء راشدین کی بیگمات وصاحبزادیاں ۲۔ آپ ﷺ کی گفتگو وخطاب کا طریقہ سیرت طیبہ کی روشنی میں، ☆مجلہ: ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل عربی زبان وادب نمبر (شمارہ ۶) تبصرہ فرائیڈے اسپیشل ۲۰ جون ۲۰۰۸ء تبصرہ نگار ملک نواز احمد اعوان، ☆مجلہ: ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل شمارہ ۷ (سیرت النبی ﷺ نمبر)

گوشہ علمی و تعلیمی خبریں 711-729

☆مغربی جرمنی کی جو تنجن یونیورسٹی کا کارنامہ، ☆حضرت علیؓ کے تحریر شدہ نادر قرآنی نسخہ کی

دریافت، ☆ کیا ہمارا مذہبی ذہن پسماندہ ہے؟ مفتی محمد نعیم کی جانب سے جیو T.V کے ایک سوال کا جواب، ☆ مدینہ منورہ میں قرآنیات پر سہ روزہ سیمینار ☆ شپ اونرز کالج میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد، ☆ ٹاؤن ناظم لیاقت آباد کی والدہ کا انتقال ☆ عربی متن کے بغیر قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے پر علماء کرام کا شدید ردِعمل، ☆ قرآن کی بے حرمتی، ☆ ۲۰۰۰ء میں خودکش حملے، ☆ پاکستانی عصری و مذہبی تعلیمی ادارے، ☆ حکیم سعید لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈز کی تقریب، ☆ مستحق طلبہ کو بلاسود قرضے دینے کا فیصلہ

گوشہ علوم اسلامیہ انٹر نیشنل 729-733

☆ خط پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سجاد، اوپن یونیورسٹی، ☆ خط مولانا عبدالقیوم حقانی ☆ خط ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر ☆ خط لطیف اللہ ☆ خط پروفیسر محمد اقبال جاوید ☆ خط علامہ عبدالرؤف فاروقی ☆ خط عبدالستار غوری

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی 733-737

☆ سندھ پبلک سروس کمیشن کے حوالہ سے تین توجہ طلب امور، ☆ پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالعزیز صاحب ایکٹنگ ڈائریکٹر ہمدرد یونیورسٹی، ☆ گورنمنٹ کالجز کے اساتذہ کو یونیورسٹیز کے اساتذہ کی طرح اپ گریڈ کرنے کے اعلان پر عمل درآمد کی درخواست، ☆ مبارک باد جناب مولانا مفتی فیروز الدین ہزاروی صاحب

گوشہ عربی

۴۵۔ التفریط والافراط — الشیخ مفتی محمد نعیم — 738

۴۶۔ ہجر القرآن — الدکتور صلاح الدین ثانی — 743

گوشہ سندھی

۴۷۔ عجائب القرآن — پروفیسر عبدالقادر چاچڑ — 751

۴۸۔ علامہ شبیر احمد عثمانی جو تفسیر عثمانی: — پروفیسر زرینہ قاضی — 767

گوشہ انگلش

49-Plants of the Noble Qur'an: **Muhammad Fayyaz** 7

50- Holy Pharmacy. **Syeda Umm-e-Habiba** 29

51-In the Light of Holy Quran and Sunnah Ban on Blood Letting (Massaerc) 50

Research by: **Prof. Dr. Salah-ud-din Sani**

Translation by: **Muhammad Bilal**

مذاکرہ

بعنوان

اکیسویں صدی میں قرآن وعلوم القرآن کے فروغ اوراس سے استفادہ میں کمپیوٹر کا حصہ

قارئین کرام جیسا کہ آپ کے علم میں ہے بہت سے افراد وادارے قرآن کریم پر اپنے اپنے طور سے مختلف النوع خدمات انجام دے رہے ھیں بے شمار ویب سائٹ اور سافٹ وئیر تیار ہو چکی ہیں ۔مختلف ڈکشنریز پروگرام تیار کیے جا رہے ہیں۔

اس مذاکرہ کے انعقاد کا مقصد ایسے افراد کے درمیان رابطہ قائم کرنا، باھم معلومات کا تبادلہ کرنا اور جو کام ہو چکا ہے اس کی روشنی میں مزید پیش قدمی کرنا اور ایسی کاوشوں کی نشر واشاعت کرنا ہے۔

لھذا گذارش ہے ایسے افراد واداروں کی نشاندھی کی جائے جو کسی بھی زاویہ سے اس پہلو پر کام کر رہے ہو تا کہ اس مذاکرہ میں انھیں بھی مدعو کیا جاسکے۔۔۔۔۔۔ پرو فیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

قارئین و محققین کیلئے مختصر تعارف

ششماہی انٹرنیشنل

علوم اسلامیہ

اردو، عربی، انگریزی، سندھی

قیمت: 200روپے، پاکستان میں ڈاک خرچ 25روپے

حکومت پاکستان کی وزارت اطلاعات سے منظور شدہ رجسٹرڈ ہے جلد ایچ ای سی اسلام آباد سے بھی منظور ہو جائے گا امریکہ کے عالمی انٹرنیشنل ادارہ الرش پیروڈیکل (AL-Rich's Periodicals) میں درج کرلیا گیا ہے اور ۲۰۰۷ء کی سپلیمنٹ ڈائریکٹری میں شائع ہو چکا ہے

اس کے علاوہ فرانس کے انٹرنیشنل سینٹر (International Centre) نے بھی بحیثیت "تحقیقی مجلہ" خصوصی نمبر ISSN 1994-2397 الاٹ کردیا ہے۔ دنیا بھر میں اس مجلہ کا مفت مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یونیورسٹیز و دینی جماعت کے محققین کے علمی مقالات مجلہ میں شائع ہوتے ہیں۔ سال میں دو شمارے شائع ہوتے ہیں پہلا شمارہ محرم تا جمادی الثانی مطابق فروری تا جولائی سیرت النبی نمبر ہوتا ہے دوسرا شمارہ رجب تا ذی الحج مطابق اگست تا جنوری جنرل موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے اب تک پانچ شمارے شائع ہو چکے ہیں چھٹا زیر اشاعت ہے جس کی تفصیل یہ ہے

۱۔ ۲۰۰۵ء کا پہلا شمارہ سیرت النبی کا مذہبی رواداری نمبر تھا (۳۲۸صفحات)

۲۔ ۲۰۰۵ء کا دوسرا شمارہ تعلیم و تحقیق نمبر تھا (۳۶۸صفحات)

۳۔ ۲۰۰۶ء کا پہلا شمارہ سیرت النبی نمبر تھا (۵۹۲صفحات)

۴۔ ۲۰۰۶ء کا دوسرا شمارہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نمبر تھا (۳۶۴صفحات)

۵۔ ۲۰۰۷ء کا پہلا شمارہ سیرت النبیؐ نمبر بر غیر مسلموں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک نمبر تھا (۴۴۰صفحات)

۶۔ ۲۰۰۷ء کا دوسرا شمارہ عربی زبان و ادب نمبر ہے (۵۷۶صفحات)

۷۔ ۲۰۰۸ء کا پہلا شمارہ سیرت النبیؐ نمبر ہے (۶۲۳صفحات)

۸۔ ۲۰۰۸ء کا دوسرا شمارہ علوم القرآن پر مشتمل ہے۔

۹۔ ۲۰۰۹ء جنوری تا جون پہلا شمارہ سیرت النبیؐ پر مشتمل ہوگا (نومبر ۲۰۰۸ء تک ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہو سکتے ہیں) مجلہ میں ترجیحی طور پر صرف وہ مضامین شائع کئے جاتے ہیں جو اصول تحقیق کے مطابق مکمل حوالہ جات کے ساتھ ہوں

خط و کتابت کیلئے ہیڈ آفس: مکان نمبر 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی فون: 03002664793

اسکیم برائے تبادلہ مجلّہ واشتہار

بے شمار خطوط مجلّہ کے اعزازی اجراء کے سلسلہ میں موصول ہوتے ہیں جس کی تعمیل ممکن نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ مجلّہ بہت ضخیم ہوتا ہے جس پر کافی اخراجات ذاتی تنخواہ سے ادا کئے جاتے ہیں

لہٰذا مجلّہ حاصل کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ اپنا مجلّہ جاری کر دیں ہم تبادلہ میں اپنا مجلّہ ارسال کریں گے دوسری صورت تبادلہ اشتہار کی ہے

آپ ہمارے مجلّہ میں موجود ''مختصر تعارف علوم اسلامیہ'' کا اشتہار اپنے مجلّہ میں شایع کر دیں اور اس کی ایک کاپی ہمیں ریکارڈ کیلئے ارسال فرمادیں ہم بھی آپ کے ارسال کردہ مجلّہ کا اشتہار (بلیک اینڈ وائٹ) بلامعاوضہ اپنے مجلّہ میں شائع کر دیں گے۔

واضح رہے ہمارا مجلّہ ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے اور دنیا بھر میں مفت مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اداریہ:

عہد حاضر اور ہم

حُسن اور عشق کا اصل منبع و مبدأ ذات الٰہی ہے، وہی حسن مطلق ہے، کائنات کا ہر پیکر تخلیق روح الوہیت کا مکمل مظہر ہے۔ جہاں اور جس چیز میں بھی حُسن دکھائی دیتا ہے وہ اسی حُسن حقیقی کا پرتو ہے۔ قرآن کریم اس بات کا داعی ہے کہ انسان اپنی داخلی اور خارجی زندگی کو حسن و جمال کا آئینہ دار بنائے۔ اسی لیئے اس کو مکلف بنایا گیا کہ دینی اور دنیاوی سعادتوں کے حصول کے لئے وسائل اختیار کرنے کے ساتھ اس دعا کا بھی التزام رکھے۔

رَبَّنَا اٰتنَا فِي الدنيا حَسَنَة و فی الآ خرةً

دنیا اور آخرت میں حسن و جمال کی معنویت اور اس کی نیرنگیوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے فکر و عمل میں بھی حسن و جمال کی جھلکیاں پائی جائیں۔ لیکن یہ جمال معبود حقیقی کے عرفان واذعان کے بغیر ممکن نہیں۔

جدید ملحدانہ نظریات، جو ماوراء عقل کے وجود کے منکر ہیں وہ حسن حقیقی کے ادراک سے بھی محروم ہیں۔ ان نظریات نے انسانی زندگی کے داخلی اور خارجی امور سے وجود باری تعالیٰ کا تصور ہی مٹادیا ہے۔ ان کی نظر میں یہی عالم (زمان ومکان) ابدی اور ازلی ہیں یعنی قدیم ھیں ہمیشہ سے ھیں اور ہمیشہ رھیں گے اس کا اثر انسانی تہذیب زبان وادب یعنی ہر شعبہ حیات پر پڑا۔

ثقافت وادب اور شعری ونثری تحقیقات کے جمالیاتی پہلو کا ادراک وعرفان اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان کی اپنی داخلی و خارجی دنیا جمال و کمال کے اوصاف حمیدہ سے مزین نہ ہو۔ اور اس کے فکر و عمل کی مشاطگی میں حُسن و جمال کا مکمل انعکاس نہ ہو۔ زندگی نہ تو فریب نظر ہے، نہ میکانکی ہے نہ ہی بے مقصد ہے۔ مقصدیت میں ہی فلسفہ جمالیات کا راز پوشیدہ ہے چونکہ اس کائنات پر ذات الٰہی کے حُسن کا پرتو ہے، اسی لئے کائنات کی ہر شے حُسن و جمال کا ایک دلآویز مرقع نظر آتی

ہے۔قرآن کریم میں آٹھ سو ۸۰۰ ایسی آیات ہیں جو انسان کو کائنات کے ان دلآویز مناظر پر بار بار غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں کون ومکان کا ہر پیکر تخلیق اللہ کی نشانیوں (آیات اللہ) میں سے ایک نشانی ہے۔روح الوھیت کے موضوعی یعنی حسن حقیقی کے جلوہ کا پرتو دیکھ کر ہر پاکیزہ دل کیف وسرور، فرحت وانبساط اور عرفان وآگاہی کے عطر بیز جھونکوں سے مشام جاں کو معطر پاتا ہے۔اور پکار اُٹھتا ہے

رَبَّنَـا مَـاخَـلَقْتَ هٰذابَاطِلاً . وَمَا خَلَقْنَا السَّماءَ وَالأرض وَمَا بَينهمُاَ بَاطِلاً (سورة ص ۲۷)

کائنات کا ہر پیکر تخلیق بامقصد ہے۔رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذا بَاطِلاً ہرفن اور فنی تخلیق میں مقصدیت پوشیدہ ہے، حسن آفرینی، نظر افروزی اور سرور انگیزی کا راز بھی مقصدیت میں مضمر ہے چونکہ اللہ کی ذات منبع حُسن ہے۔وہ خود جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اللّٰہ جمیل و یحب الجمال اس لئے اس نے ہر شئی کو جمیل صورت میں بنایا ہے۔اس کائنات میں تمام نظر افروزیاں اور جمال آرائیاں حسن الٰہی کی مرہون منت ہیں ۔کائنات کا نور اسی کے نور سے قائم ہے۔ اللّٰہُ نُورالسَّموٰتِ وَالاَرْض نور ظلمت کی ضد ہے اور ظلمت حسن کی ضد ہے۔اللہ کے حسن مطلق کے مثل کوئی چیز نہیں لَیسَ کِمثلِه شیءٌ

سید حبیب الحق ندوی لکھتے ھیں قرآن کریم نے جمالیاتی عناصر کے چار معیار قائم کئے ہیں (ندوی سید حبیب الحق قرآن کا جمالیاتی تصور عربی ڈپارٹمنٹ یونیورسٹی ساؤتھ افریقہ ۱۹۹۶ء ص/۲) سورۃ الانفطار میں حسب ذیل وضاحت فرمادی:۔ اَلَّذِی خَلَقَک فَسَوکَ فَعَدَلَکَ فِي اَیِّ صُورَة مَاشآءِ رَکّبَک ۔یعنی تخلیقی عمل کے چار ارتقائی مراحل ہیں۔ پہلا مرحلہ تو انسانی ہیولی کا تصور اور اسکی تکمیل ہے۔

دوسرا مرحلہ اس ہیولی کا تسویہ ہے یعنی عناصر ترکیبی میں ہم آہنگی اور موزونیت پیدا کرنا۔تیسرا مرحلہ تعدیل کا ہے، یعنی مختلف اجزاء میں تناسب واعتدال پیدا کرنا اور چوتھا مرحلہ

ترکیب صوری کا ہے۔یعنی شکل وصورت بنانا۔یہی عناصر حسن کمال کا مظہر ہیں ۔فنی تخلیقات میں وحدت تناسب پر قرآن کا اصرار ہے!اسی کو حسن تخلیق کی دلیل قرار دی ہے۔سورۃ الاعلیٰ میں ارشاد فرمایا اَلذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی. سورۃ السجدۃ میں فرمایا۔اَلّذِیْ اَحْسَنَ کُلّ شَیءٍ خَلقَه ۔یعنی اس نے جو چیز بنائی حسین بنائی۔اس سے ظاہر ہے کہ تخلیقات میں وحدتِ تناسب اور ہم آہنگی سب سے اہم ہیں ۔یہ کمال فن اسی وقت ممکن ہے جب فنی تخلیقات میں مقصدیت بھی ہو بے مقصد فن نہ تو ہم آہنگ ہوسکتا ہے نہ ہی عناصر حسن سے مزین ہوسکتا ہے۔تخلیق فن میں تعدیل وتسویہ جمالیات کی دو اہم قدریں ہیں اسی کا اعجاز عالم رنگ وبو میں نمایاں ہے۔کائنات جمال کا مرقع ہے اگر پیکر تخلیق میں مقصدیت نہ ہوتی تو اس میں جمال ہوتا نہ جلال۔

پیکر انسان اور جنت کی تخلیق بذات خود جمال وکمال کا مرقع ہے۔سورۃ التین میں فرمایا کہ لَقَدْخَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِی اَحْسَنِ تَقْوِیمِ اور جنت کی تخلیق کو قرۃ العین (آنکھ کی ٹھنڈک)اور حسن المآب (حسین ٹھکانہ) سے تعبیر کیا ہے۔تخلیق کامل کی دلیل یہی ہے کہ وہ حسن وسرور کا منبع ہو۔اللہ کے پاس لوٹ جانا حسین ٹھکانہ ہے۔ وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاٰب . (آل عمران) وَاِنّ لَه عِندَنَالَذُلفٰی وَحُسْنَ مَاٰبِ (ص) حَسُنَتْ مُسْتَقراً وّ مُقَاماً. (الفرقان) اور وَ لَقّھُمْ نَضْرَۃً وَسُرُورا (الدھر) کی آیات بینہ واضح دلیل ہیں اللہ خود حسین ہے۔وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔جو چیز بنائی حسین بنائی۔اسی تخلیق کے پس پردہ عظیم مقصدیت پوشیدہ ہے۔خود انسان کی تخلیق نظر افروزی ودلکشی کے اعتبار سے حسن تمام کا پیکر بے مثال ہے۔یہ اس کے عز وشرف اور فضل ربانی کی دلیل ہے یعنی وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ (التغابن)

حسن باطنی کی حرکت ، ارتقائی ہے اور حرکی بھی ۔زندگی عروج وکمال کی طرف مستقل حرکت کررہی ہے۔خوب سے خوب تر اور حسین سے حسین تر کی طرف تیز گام ہے انسان عالم زمان ومکان میں رہنے کے باوجود اپنے دل اور ایمان کی دنیا رکھتا ہے۔وہ اپنی ذات کی تکمیل کی راہ پر تیز گام ہے۔زندگی کو حسن کی آرزو ہے اور خوب تر کی تلاش بھی۔آیت کریمہ ربنا أ تمم لنا نورنا

(التحریم) میں اسی حسن حرکی وارتقائی کی طرف اشارہ ہے۔

ذات الٰہی جو منبع حسن ہے ہر آن اظہار و جمال میں مصروف ہے۔ ہر لحظہ اس کی نئی شان ہے۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شا ن (رحمٰن)

آرائش جمال سے فارغ نہیں ہنوز   پیش نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں

کائنات گونا گوں نظاروں کا مرقع ہے۔ اسی تضاد میں اس کا حسن مضمر ہے۔

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن   اے ذوق اس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

ثقافت وادب کا حسن بھی اختلافات کے باوجود وحدت میں پوشیدہ ہے۔ ثقافت کے ہر پیکر تخلیق میں تعدیل وتسویہ کی ضرورت ہے۔ جو سرور انگیز بھی ہے اور دلآویزی کا سبب بھی، قلب انسان وجدان، حسن وجمال، جذبات وعواطف کا سرچشمہ ہے۔ وجدان درحقیقت عرفان حقیقت کی انفعالی کا دوسرا نام ہے۔ جمالیاتی حسن کا احساس بھی انفعالی قوت کا اظہار ہے۔ جذب و انجذاب دونوں قوتیں کائنات کی ہر شے میں سرایت کیے ہوئے ہیں۔ زمان زندگی کی سلبی قوت ہے اور مکان زندگی کی ایجابی طاقت۔ دونوں کی وحدت کا دوسرا نام زندگی ہے۔

کسی کلچر اور ادب کی دلآویزی ونظر افروزی، اس کی پاکیزگی، طہارت اور مقصدیت پر منحصر ہے۔ یہی ثقافتی طہارت و پاکیزگی عارض گیتی پر بسنے والی قوموں کا حسن فراواں، زیست کے لئے حسین قوس وقزح، قلب وقالب، فضا اور ماحول میں عطر بیزی، طہارت اور رعنائی جمال کا سبب بنتی ہے۔ معاشرہ کی مکمل طہارت کے بغیر شعر و ادب اور فکر ونظر کی طہارت ممکن نہیں۔ طہارت ہی انسان کے حُسن ذوق کی مظہر ہے اور تزکیہ نفس کی طرف مائل کرتی ہے۔ الحادی معاشرہ اس نعمت سے محروم ہے۔ قرآنی معاشرہ کی تشکیل کے لئے دیگر کوششوں کی طرح قرآن نمبر کی اشاعت پیش خدمت ہے۔

تا کہ ہم اپنی روح وقالب کو قرآن کے جمال وجلال میں رنگ لیں صبغة الله ومن احسن من الله صبغة (البقرہ) ہماری خلوت، جلوت، ظاہر و باطن اسی قرآن کا آئینہ دار اور

ترجمان ہو۔

قرآن کتابِ ھدایت ہےاور زندگی کا دستور بھی امور مملکت کی ادائیگی کے لئے رھنما بھی اور کتاب آخر بھی یہ علوم کا خزانہ اور سمندر ہے عہد نزول سے آج تک طالب حق متعدد زاویوں سے اس سے علم کے موتی نکال رہے ھیں۔اور قیامت تک نکالتے رھیں گے۔

بقول ڈاکٹر محمود احمد غازی علوم القرآن سے مراد وہ تمام علوم ومعارف مراد ہیں جو علماء کرام اور مفسرین اور مفکرین ملت نے گذشتہ چودہ سو سال کے دوران میں قرآن مجید کی تفسیر کے حوالہ سے مرتب فرمائے ہیں۔ایک اعتبار سے اسلامی علوم وفنون کا پورا ذخیرہ قرآن مجید کی تفسیر سے عبارت ہے۔آج سے کم وبیش ایک ہزار سال قبل مشہور مفسر قرآن اور فقیہہ قاضی ابوبکر ابن العربی نے لکھا تھا کہ مسلمانوں کے جتنے علوم وفنون ہیں (جن کا انھوں نے اس وقت اندازہ سات سو کے قریب لگایا تھا)، وہ سب کے سب بالواسطہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح ہیں،اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی شرح ہے۔اس اعتبار سے مسلمانوں کے سارے علوم وفنون علوم القرآن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسلام سے وابستگی کا بھی یہی تقاضا ہے،وحدت علوم کا منطقی نتیجہ بھی ہے،اور وحدت فکر اور تصور وحدت کائنات کا بھی یہی ثمرہ ہے کہ سارے علوم وفنون کو قرآن مجید سے وہی نسبت ہو جو پتوں کو اپنی شاخوں سے ،شاخوں کو اپنے تنے سے اور تنے کو اپنی جڑ سے ہوتی ہے۔اس لئے جب ہم علوم القرآن کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے دو دائرے ہوتے ہیں ۔ایک نسبتاً تنگ اور چھوٹا دائرہ وہ ہے جس میں وہ علوم اور فنون شامل ہیں جن کا تعلق براہ راست قرآن مجید کی تفسیر اور فہم سے ہے،۔علوم القرآن کا ایک اور نسبتاً وسیع اور بڑا دائرہ بھی ہے،اور وہ دائرہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں انسان کی وہ تمام فکری کاوشیں شامل ہیں جن کی سمت درست ہو اور جن کی اساس صحیح ہو، یہ وہ دائرہ ہے جس میں آئے دن نئے نئے علوم ومعارف شامل ہو رہے ہیں،اور جن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔اس دائرے میں ہر وہ چیز شامل ہے جس سے مسلمانوں نے اپنی فکری

اور علمی سرگرمیوں میں کام لیا ہو، اور جو قرآن مجید کے بتائے ہوئے تصورات کے مطابق ہو اور اس کی بنیادی تعلیم سے ہم آہنگ ہو۔

جب مسلمان اپنے تمام موجودہ معاشرتی اور انسانی علوم کو از سر نو مدون کر لیں گے تو پھر وہ اسی طرح سے قرآن فہمی میں مددگار ثابت ہوں گے جس طرح ماضی میں مسلمانوں کے معاشرتی اور اسلامی علوم نے قرآن فہمی میں مدد دی۔ مسلمانوں کا فلسفہ اور تاریخ اپنے زمانہ میں اسلامی نظریہ اور اسلامی تعلیم کے فروغ میں ممد و معاون ثابت ہوا۔ جب کہ آج کا اصول قانون، آج کی سیاسیات، آج کی معاشیات اور آج کے دوسرے تمام علوم اسلامی کی اساس پر از سر نو مرتب ہو جائیں گے تو اس وقت ایک بار پھر ان سب علوم کی حیثیت قرآن مجید کے خادم اور قرآن فہمی کے آلات و وسائل کی ہو گی۔ اس وقت یہ علوم اسی تصور حیات اور نظریہ کائنات کو فروغ دیں گے جو قرآن مجید نے دیا ہے۔ اس وقت یہ علوم قرآن مجید کی تہذیبی اقدار کو نمایاں کریں گے اور اس تصور کی بنیاد پر مزید نئے علوم اور فنون کو جنم دیں گے جو قرآن مجید میں ملتے ہیں۔

ان علوم میں وہ چیزیں شامل ہیں جن کا تعلق نزول قرآن کی کیفیت، اسکی تاریخ اور مراحل تدوین، اس کے طریقہ کار، اس طریق کار کی حکمت اور مصلحت سے ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کی جمع و تدوین کی تاریخ، اس کی آیات اور سورتوں کے انداز نزول، مقام نزول اور حالات نزول جن کے لئے جامع اصطلاح علم اسباب نزول ہے۔ اس سے مراد وہ واقعات یا وہ صورت حال ہے جن میں قرآن مجید کی کوئی آیت یا آیات نازل ہوئی ہوں۔ اسباب نزول کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

ترتیب نزولی کی بھی بے حد اہمیت ہے کہ اس سے احکام کے ارتقاء کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید میں کس طرح تدریج سے کام لے کر ہدایت اور راہنمائی کی گئی، اس تدریج کے عمل کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آیات اور سورتوں کے بارے میں ترتیب نزولی کا علم

ہو۔ پھر یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کون سی آیت مکی ہے اور کونسی مدنی۔ اسلئے کہ مکی دور میں احکام کی نوعیت اور تھی اور مدنی دور میں اور تھی۔ مکی سورتوں میں بے شمار آیات ایسی ہیں جن کا مفہوم سمجھنے کے لئے انھیں مدنی سورتوں کے ساتھ ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر سورتوں میں بیشتر جگہوں پر یہ مضمون بیان ہوا ہے: لست علیھم بمصیطر۔ آپ ان پر ٹھیکیدار نہیں ہیں، یعنی اگر وہ مانتے ہیں تو مانیں اور اگر نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ یہ گویا اظہار براءت ہے ان ضدی مشرکین سے جو قبول اسلام کے لئے تیار نہیں تھے۔

علوم القرآن کا ایک اہم مضمون اسالیب مفسرین یا مناہج مفسرین بھی ہے۔ اس عنوان کے تحت اس امر سے بحث کی جاتی ہے کہ مفسرین نے قرآن مجید کی تفسیر کے دوران کون کون سے اسالیب اور مناہج اختیار کیے۔

علوم القرآن کا ایک شعبہ قرأت ہے، یعنی قرآن مجید کو پڑھنے کا انداز اور اس میں آوازوں کی ترکیب، اتار چڑھاؤ اور ان کا نشیب و فراز۔

اس موضوع پر چوتھی پانچویں صدی ہجری سے اہل علم نے لکھنا شروع کیا۔ اس سے پہلے ابتدائی تین صدیوں میں علوم قرآن پر زیادہ نہیں لکھا گیا۔

جہاں تک قرآن مجید کے اسلوب اور انداز بیان کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی کچھ چیزیں علوم القرآن میں زیر بحث آتی ہیں۔ اور جن لوگوں نے علوم القرآن پر لکھا ہے انھوں نے ان سوالات کو اٹھایا ہے۔

ا..... فضائل القرآن علوم قرآن کا ایک اہم موضوع ہے۔ خود قرآن مجید کے علاوہ احادیث مبارکہ میں قرآن مجید اور اس کی مختلف سورتوں کے فضائل کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے، وہ اہل علم نے یکجا کر دیا ہے۔ ان فضائل کا مستند ترین ماخذ امام بخاری کی الجامع الصحیح ہے جس میں کتاب فضائل القرآن کے عمومی عنوان کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۷ ابواب باندھے ہیں مستند اور معتبر احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ فضائل القرآن کے موضوع پر جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری

رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے کبار محدثین کے علاوہ جن بزرگوں نے سب سے پہلے فضائل قرآن کے عنوان سے الگ سے کتابیں لکھیں ان میں امام نسائی (۳۰۳ھ) امام ابوبکر بن ابی شیبہ (متوفی ۲۳۵ھ) اور امام ابوعبیدۃ القاسم بن سلام (متوفی ۲۲۴ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

۲......خواص القرآن بھی فضائل قرآن ہی کی گویا ایک شاخ ہے۔ اس عنوان کے تحت ان روایات واحادیث کو جمع کیا جاتا ہے جن میں قرآن مجید کی مختلف سورتوں اور مختلف آیات کی خصوصی برکات اور ثمرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۳......اسماء سور قرآن وتفصیل آیات۔ اس عنوان کے تحت قرآن مجید کی ذیلی تقسیموں، آیات، سورت اجزاء، وغیرہ کے بارہ میں معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ ان معلومات میں آیات وحروف کی تعداد وغیرہ بھی شامل ہوتی ہے۔

۴......علوم قرآن کا ایک اہم مضمون محکم اور متشابہ آیات کی تحقیق اور تفصیل ہے۔ اس میں متشابہ کی اقسام، متشابہات کی حکمت اور ضرورت وغیرہ پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔

۵......امثال القرآن علوم قرآن کا ایک اہم اور ضروری میدان ہے۔ بہت سے اہل علم وادب نے امثال القرآن کو اپنی تحقیقات کا موضوع بنایا اور اس پر الگ سے بھی کتابیں لکھیں ھیں۔

۶......اسی طرح احکام کو جاننے اور سمجھنے کے لئے موضوع سے متعلق تمام آیات کا علم رکھنا اور ان کی ترتیب نزولی کو جاننا بڑا ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔ پھر علم ناسخ ومنسوخ کی اہمیت کی دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے بہت سے احکام تدریج کے ساتھ نازل ہوئے ہیں۔ مثلاً عربوں میں شراب بہت عام تھی۔ جن حضرات نے زمانہ جاہلیت میں نہیں پی ان میں سے صرف دو صحابہ کرام کے نام معروف ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ عرب کے باقی تمام لوگوں میں یہ چیز خوب رائج تھی۔ اور عربوں کی معاشرت کا حصہ بن

چکی تھی۔ اسلام نے شراب کو فوراً حرام قرار نہیں دیا، بلکہ تدریج کے ساتھ حرام قرار دیا۔

نسخ میں کہیں مکمل ترمیم مراد ہے اور کہیں جزوی ترمیم۔ کہیں تخصیص مراد ہے اور کہیں تقیید۔ کہیں اجمال کی تفصیل مراد ہے کہیں صرف یاددلانا مقصود ہے کہ اس آیت کو فلاں آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو دونوں کا مفہوم واضح ہوگا۔ اس ملا کر پڑھنے کو بھی نسخ کہتے ہیں۔ لیکن اس ناسخ ومنسوخ اور تدریج احکام کے سارے معاملے کو سمجھنے کے لئے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ پہلے کون سی آیت نازل ہوئی اور بعد میں کون سی نازل ہوئی۔ کم از کم بڑے بڑے مسائل کے بارے میں یہ علم ہونا چاہئے۔ اس لئے یہ بھی علوم القرآن کا ایک اہم حصہ ہے۔

۷.....اسی طرح سے لیلی اور نہاری آیات ہیں جو دن اور رات پر تقسیم کی گئی ہیں۔ یعنی رات میں نازل ہونے والی آیات اور دن میں نازل ہونے والی آیات۔ بہت سی آیات فراشی اور نومی کہلاتی ہیں۔ یعنی وہ آیات جو بستر میں اور نیند کی حالت میں نازل ہوئیں۔

۸.....ان علوم وفنون میں چند ایسے ہیں جو تفسیر قرآن اور فہم قرآن میں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک اسباب نزول ہے۔ اس سے مراد وہ صورت حال ہے جس میں کوئی آیت یا سورت نازل ہوئی۔ بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اسباب نزول کو سرے سے کوئی اہمیت نہیں ہے اور اس بارے میں اگر معلومات دستیاب نہ بھی ہوں تو قرآن مجید کے سمجھنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوسکتی۔

اس کے برعکس بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں ایک خاص آیت آئی ہے اور وہ ایک محدود صورتحال پر منطبق ہوتی ہے۔ لیکن اس کے الفاظ عام ہوتے ہیں یہ بات سمجھنے کے لئے بھی اسباب نزول کا جاننا ضروری ہے۔ بعض حضرات نے اس پر الگ الگ کتابیں بھی لکھی ہیں ورا سباب نزول کو انھوں نے ایک الگ فن کے طور پر مرتب کیا ہے۔ اس موضوع پر سب سے پہلی کتاب جس عظیم شخصیت سے منسوب ہے وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ اور مشہور فقیہ ومحدث امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے (یہ تاریخ حدیث کی انتہائی اہم اور محترم شخصیتوں میں سے ایک

ہیں۔)علم اسباب نزول پر پہلی کتاب امام علی بن المدینی کی بتائی جاتی ہے۔دوسری کتاب جو عام طور پر ہر جگہ ملتی ہے،وہ علامہ علی بن احمد الواحدی کی ہے پانچویں صدی ہجری کے بزرگ تھے انھوں نے تفسیر کے موضوع پر کئی کتابیں لکھی تھیں۔جن میں سے بعض آج بھی دستیاب ہیں۔اسباب نزول پر انکی اس کتاب کا نام بھی اسباب النزول ہی ہے۔

ایک کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی اسباب النزول کے موضوع پر ہے جس کا نام **لباب النقول فی اسباب النزول** ہے۔یہ کتاب بھی کئی بار طبع ہوچکی ہے اور ہر جگہ دستیاب ہے۔

۹.....علوم القرآن کا ایک اور اہم میدان مشکلات القرآن یا مشکل القرآن کہلاتا ہے۔مشکل القرآن یا مشکلات القرآن سے مراد وہ مباحث ہیں جن کو سمجھنے کے لئے بڑی غیر معمولی احتیاط اور غور وفکر کی ضرورت ہے یہ وہ مباحث ہیں کہ جن کے بارے میں غور وفکر اور احتیاط سے کام نہ لیا جائے تو بہت سی الجھنیں اور غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔اس لئے ان الجھنوں کو دور کرنا بڑا ضروری ہے مثال کے طور پر ایک جگہ سورۃ بقرہ میں آتا ہے۔**واتبعوا ما تتلوا الشیطین......** یہاں ہاروت ماروت کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔اب اگر آدمی ان آیات کو یہ سمجھ کر پڑھے کہ انبیاء کا مقام اور مرتبہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں قرآن مجید کیا بتاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کن کن صورتوں میں ہوتی ہے۔یہ ساری چیزیں سامنے ہوں تو بات واضح ہوجاتی ہے۔لیکن کبھی کسی لغوی غلط فہمی کی وجہ سے اور بعض اوقات اسرائیلیات اور دیگر خرافات کی بھرمار کی وجہ سے بھی غلط فہمیاں پیدا ہوجاتی ہے۔اگر ایک مرتبہ کوئی الجھن پیدا ہوجائے اور اسکو درست تفسیر سے دور نہ کیا جائے تو وہ پھر بڑھتی رہتی ہے اور اس سے مزید الجھنیں پیدا ہوجاتی ہیں۔تفسیر کی بہت سی کتابوں میں ہارو و ماروت کے واقعہ میں بہت سارطب ویابس بیان ہوا ہے،اور علماء کرام نے اس پر بہت لمبی اور تفصیلی بحثیں کی ہیں۔یہ خود اپنی جگہ تحقیق کا اور علماء کرام کے مباحث کا ایک مستقل بالذات موضوع بن گیا ہے۔اس لئے اس